انما حرم علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اھل بہ لغیر اللہ

الحمد للہ والمنۃ کہ ترجمہ رسالہ عربی مولوی نور محمد صاحب مسمّٰی بہ

# تحقیق الحق مع ضمیمہ متضمنہ

جواب اشتہار فتویٰ علماء رامپور و حکیم حسن محمد خان

جسکا ترجمہ جناب مولانا محمد سعید صاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ بنارس نے کیا

حسب فرمایش مولف

مطبع سعید المطابع واقع بنارس محلہ دارانگر میں مطبوع

سنہ ۱۳۰۸ ہجری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ارسل الینا رسولا مبشرا ونذیرا ۔ وداعیا الی التوحید محرما ذبیحۃ الناذر لغیر اللہ ولو کبر علیہا تکبیرا ۔ والصلوٰۃ والسلام علیہ وعلی آلہ واصحابہ الذین دمرّوا اہل شرک و البدع تدمیرا ۔ اما بعد راجی رحمۃ ربہ المجید محمد سعید البنارسی طالبان تحقیق و راغبان تدقیق کی خدمت مین گذارش کرتا ہے کہ ایک رسالہ حافلہ کاملہ نافعہ خلق اللہ مولفہ حبی فی اللہ مولوی نور محمد صاحب حال وارد و من خور و تحقیق معنی و ما اہل بہ لغیر اللہ میری نظر سے گذرا ماشاء اللہ مولف نے بہت خوبی سے اس رسالے کو جمع کیا ہے چونکہ رسالہ زبان عربی مین تھا اسلئے عامہ اہل اسلام اس سے منتفع نہین ہو سکتے تھے خاکسار نے حسب فرمایش بعض احباب اسکا اردو مین ترجمہ کیا ترجمہ مین اصل متن کا بہت لحاظ کیا گیا الا ماشاء اللہ اور نام ترجمہ کا **تحقیق الحق** رکھا اللہ تعالی اس سے جملہ مومنین و مومنات کو ہدایت عطا کرے وما ذلک علی اللہ بعزیز اب اصل رسالے کا ترجمہ شروع کیا جاتا ہے

# هذه الرسالة فی تحقیق وما اهل به لغیر الله

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله وحده والصلوٰة والسلام علی من لانبی بعده امابعد فهذه رسالة فی تحقیق وما اهل به لغیر الله لان الناس مختلفون فی معناه فقال بعضهم ای حیوان اذا ذبح المسلم بالتسمیة فحلال ولو منذورة للعفاریت وغیرها اعاذنا الله و المسلمین من هذا القول ساء ما یحکمون وقد قال الله تعالیٰ فی کتابه المبین وقد فصل لکم ما حرم علیکم وقوله علیه الصلوٰة والسلام ان الحلال بین وان الحرام بین وبینهما المشتبهات فحکم المشتبه ان یجتنب عنه تقاة

جمیع تعریف اوس الله کو ہے جو اکیلا ہے۔ درود محمود و اور سلام اوس ذات پر جسکے بعد کوئی نبی نہو گا۔ بعد حمد و نعت کے یہ رسالہ تحقیق معنی (وما اهل به لغیر الله) مین ہے کیونکہ لوگ اسکے معنی مین مختلف ہین۔ بعضون نے یہ کہا کہ کسی جانور کو جب مسلمان بسم الله کہکر ذبح کرے تو وہ حلال ہے اگرچہ وہ جنون وغیرہ کی نذر نیاز کا ہو۔ الله تعالیٰ ہم سب مسلمانونکو اس برے قول سے بچاوے (برا ہے جو یہ حکم لگاتے ہین) الله تعالیٰ نے اپنی کتاب مبین مین فرمایا ہے (اور بیشک مفصل بیان کیا گیا تمہارے لئے جو تم پر حرام کیا گیا ہے) اور قول آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم کا (بیشک حلال کھلا ہے اور حرام کھلا ہے درمیان حلال اور حرام کے مشتبہ چیزین ہین) پس حکم مشتبہ کا یہ ہے کہ اوس سے بچنا تقویٰ کی بات ہے

وقال الاصولیون اذا اختلفت الروایتان فی الحلۃ والحرمۃ یحکم بالحرمۃ ترجیحا لان ترک الحلال والمباح اھون من ان یقع فی الشبھۃ فینبغی للمفتی ان یفتی علی الاحتیاط فی الحلۃ والحرمۃ ولا عبرۃ لعموم البلوی فی مثل ذلک المقام فکیف یجوز ذبیحۃ لغیر اللہ او ما ذبح علی النصب تعظیما لھا ولو بالتسمیۃ والذبیحۃ علی انواع واجب ونفل ومباح کما فی کتب الفقہ فالذبیحۃ لغیر اللہ تقربا وتعظیما ولو بالتسمیۃ ایضا امر نجس کما سیجیٔ بیانہ عن قریب ان شاء اللہ تعالی وایضا الذبیحۃ علی اربعۃ اقسام ذبیحۃ ذکر اسم اللہ علیہ خاصۃ حقیقۃ او حکما وذبیحۃ لم یذکر اسم اللہ علیہ لا حقیقۃ ولا حکما وذبیحۃ علی النصب تعظیما لھا وذبیحۃ منذورۃ لغیر اللہ فھذہ الثلاثۃ الاخیرۃ حرام قطعا ومستحلھا کافر لا محالۃ فالدلیل للاولی قولہ تعالی وما لکم ان

اصولیوں نے کہا ہے کہ جب ایک شئی کی حلت اور حرمت میں روایتیں مختلف ہوں تو ترجیحاً حکم حرمت کا کیا جاویگا کیونکہ حلال اور مباح کا ترک کرنا زیادہ آسان ہے شبہ میں واقع ہونے سے پس مفتی کو لائق ہے کہ حلت حرمت میں فتوی احتیاط پر دے اس مقام میں عموم بلوے کا کچھ اعتبار نہیں بھلا کیسے جائز ہو سکتا ہے ذبیحہ بنام غیر اللہ یا وہ جانور جو تھانوں پر تعظیماً ذبح کیا جاوے اگرچہ بسم اللہ کہا ہو ذبیحہ کی چند قسمیں ہیں واجب نفل مباح جیسا کہ کتب فقہ میں مذکور ہے پس وہ جانور جو غیر اللہ کی تعظیم و تقرب کے لئے ذبح کیا جاوے حرام نجس ہے اگرچہ بسم اللہ کہکر ذبح کیا ہو جیسا کہ اسکا بیان عنقریب انشاء اللہ آویگا اور نیز ذبیحہ کی چار قسمیں ہیں اول وہ جسپر نام اللہ کا خاصکر حقیقۃً یا حکماً لیا جاوے دوم جسپر نام اللہ کا حقیقۃً یا حکماً نہ لیا جاوے سوم تھانوں پہ کہ بت ہیں اونکی تعظیم ذبح کیا جاوے چہارم وہ جانور جو سوا اللہ کے نذر مانا جاوے یہ پچھلی تین قسمیں قطعی حرام ہیں حلال جاننے والا اونکا ضرور کافر ہے قسم پہلی کی حلت پہ یہ دلیل ہے اللہ تعالی نے فرمایا کیا ہوا تمکو جو

لا تاکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ ای عند ذبحہ لرفع تنجیس الموت ایاہ المانع
من الاکل ولا تحتاجون الی معرفۃ ھذا السبیل یکفیکم اقتداء من عرفتم
ھدایتہ بظہور الایات ان کنتم بایاتہ مؤمنین وما لکم ان لا تاکلوا
مما ذکر اسم اللہ علیہ کررہ تاکیدا ای ای شیء عرض لکم من قطع او ظن من
تعلیلہم الحل بقتل اللہ فصار دلیلا لہذہ الایۃ والدلیل للثانیۃ
قولہ تعالیٰ ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ ای خالصۃ عند ذبحہ تحقیقا
او تقدیرا کالمؤمن المتعمد خلاف الناسی والناذر لغیر اللہ وان سمی علیہ
وکانہ لم یسم علیہ لانہ ذبحہ لاجل المخلوق تعظیما لہ او تقربا الیہ وانہ ای
وان لم یظہر اثمہ عندکم لفسق ای الخروج عن الحسن الی القبیح بتناول ما
یہ عبارت تفسیر تبصیر الرحمان کی ہے جو مصر میں طبع ہوئی ۱۲
تنجس بالموت بلا مانع عن تاثیرہ والدلیل للثالثۃ قولہ تعالیٰ وما ذبح علی

نہیں کھاتے اوسکو جسپر نام اللہ کا ذکر کیا گیا ہے ) یعنی اوسکے ذبح کیوقت ۔ بباعث دور ہوجانے
نجاست موت کے جو مانع کھانیکے تھی ۔ اور اس بھید کے معلوم کر لینے کے تم محتاج نہیں ہو بلکہ تمکو
تو پیروی اوسکی کفایت کرتی ہے جسکی ہدایت کو تمنے ظاہر ہونے آیات سے پہچانا ہے ( اگر تم ہو
اوسکی آیات پر ایمان رکھتے اور کیا ہوا ہے تمکو یہ کہ نہیں کھاتے ہو اوسکو جسپر اللہ کا نام ذکر
کیا گیا ہے ) اس آیت کو بجہت تاکید مکرر فرمایا یعنی کیا تمکو پیش آگیا ہے یقین یا گمان بباعث علت اسکے
کہ حلال وہی ہے جسکو اللہ نے مارا ہے پس یہ تو دلیل حلت قسم اول کی ٹھہری ۔ اور دلیل حرمت قسم ثانی کی
یہ قول اللہ تعالیٰ کا ہے ( مت کھاؤ اوسکو جسپر اللہ کا نام نہیں ذکر کیا گیا ۔ ) یعنی خالص وقت
حلال کرنیکے نام اللہ کا تحقیقاً لیا جاوے یا تقدیراً مثل مومن جان بوجھکر بسم اللہ چھوڑنیوالے کی بخلاف اسکے جو
بھول گیا اور نذر ماننے والا ما سوا اللہ کے اگرچہ اوس نے بسم اللہ کہا گویا کہ اوس نے نام اللہ کا لیا ہی
نہیں اسلئے کہ اوسنے مخلوق کی تعظیم اور تقرب کے لئے اوسکو ذبح کیا اور بیشک وہ ذبیحہ اگرچہ
گناہ اوسکا تمہارے نزدیک نہیں ظاہر ہوا البتہ فسق کی بات ہے یعنی اچھے پن سے

النصب - وان لم يسمع فيه اهلال لغير الله وزعم صاحبه انه ذبحه باسم الله وتعريف النصب فى وما علينا الا البلاغ والدليل الرابعة قوله تعالى
نام کتاب تجویز المحقق در جواب ده واز ده سوال در باره تعزیه وغیره ۱۲
حرمت عليكم الميتة والدم ولحم الخنزير ثم عقبها وما اهل به لغير الله - فيه ابحاث كثيرة يطول شرحها فاعلم ان الاهلال لغة رفع الصوت مطلقا ثم اطلق به عند رؤية الهلال وعند الاحرام وبكاء الصبى عند الولادة ثم استعمل فى تعيين الحيوان لله عز وجل ولغيره تعالى نذرا وتقربا وتعظيما فاذا تعين الحيوان لله تعالى يقال اهل به لله واذا تعين لغير الله يقال اهل به لغير الله او لغير الله به فاذا كان لله وجب ايفاؤه واذا كان لغير الله وجب فسخه لان النذر والتقرب

اگرچہ پکار غیر اللہ کی نہ سنی جاوے اور اوسکے صاحب نے گمان کیا ہو کہ اوسنے بیشک اللہ کے نام پر ذبح کیا ہے - اور نصب کی تعریف کتاب وما علینا الا البلاغ مین مذکور ہے - اور دلیل چوتھی قسم کی حرمت پر یہ قول اللہ تعالی کا ہے (تم پر حرام کیا گیا مردار اور خون اور گوشت سور کا) پیچھے اسکے کہا اور وہ جانور جو تقربا غیر کے نام پر پکارا جاوے اسکے معنون مین بہت بحث ہے شرح اوسکی لمبی ہے تو جان کہ لغت مین اہلال کے معنی مطلقا آواز بلند کرنیکے ہین پھر وقت دیکھنے چاند اور باندہنے احرام اور رونے لڑکے کے وقت پیدا ہونے کے بھی اطلاق اسکا کیا جاتا ہے پھر استعمال اسکا اوس حیوان مین ہوتا ہے جو اللہ کے واسطے معین کیا جاوے یا غیر اللہ کے لئے بجہت نذر یا تقرب یا تعظیم معین کیا جاوے پس جب اللہ تعالی کے لئے معین ہوا تو بولا جاتا ہے (اهل به لله) اور جب غیر اللہ کے لئے معین کیا جاتا ہے تو بولا جاتا ہے (اهل به لغير الله او لغير الله به) پس جبکہ وہ جانور اللہ کے لئے نذر ہو تو پورا کرنا اوس نذر کا واجب ہے اور جب غیر اللہ کیلئے نذر ہو تو فسخ اوسکا واجب ہے کیونکہ غیر اللہ کے لئے نذرا ور تقرب

لغیر اللہ کفر والنذر ورۃ حرام نجس لا تزول نجاستہا ما دام تحت حکمہ لا بالتسمیۃ ولا بالنقل الی غیرہ والناس عنہ غافلون فاذا علمت ہذا فاعلم ان اذا ذکر علیہ اسم اللہ یقال ذکر اسم اللہ علیہ ولا یقال اہل بہ اسم اللہ لان الاہلال عین الشارع للنذر او للتقرب فی ابتداء الذبح فان کان للہ فللہ وان کان لغیر اللہ فلغیر اللہ فاذا کان للہ فحلال بالتسمیۃ وان کان لغیر اللہ فحرام ولو بالتسمیۃ کما فی تبصیر الرحمن للعلامۃ علی ابن احمد بن ابراہیم بن اسمعیل فی سورۃ المائدۃ تحت قولہ تعالیٰ وما اہل لغیر اللہ بہ فانہ وان ذکر معہ اسم اللہ فقد عارض المطہر فیہ المنجس مع نجاستہ بالموت وان لم یذکر فقد زاد فی تنجیسہ ہکذا فی العمدۃ وفی سورۃ الانعام

---

کفر ہے اور وہ شی جو نذر مانی جاوے وہ حرام و نجس ہے نجاست اوسکی زائل نہیں ہوتی جب تک اس حکم کے نیچے ہے نہ اللہ کے نام سے اور نہ غیر کی طرف نقل کرنے سے ۔ اور لوگ اس مسئلہ سے غافل ہیں پس جب تو یہ جان چکا تو جان کہ جب جانور پر اللہ کا نام ذکر کیا جاتا ہے تو یوں بولا جاتا ہے (ذکر اسم اللہ علیہ) یعنی اللہ کا نام اوسپر ذکر کیا گیا ۔ اور یوں نہیں بولا جاتا (اہل بہ اسم اللہ) پکارا گیا اوسپر نام اللہ کا ) کیونکہ شارع نے اہلال کو نذر یا تقرب کے لئے ابتدائے ذبح میں معین کیا ہے پس نذر اگر اللہ کیلئے ہے تو اللہ کے لئے ہوگا اور اگر غیر اللہ کے لئے ہے تو غیر اللہ کا ہوگا پس جب اللہ کے لئے ہو تو بسم اللہ کے ساتھ حلال ہے اور اگر غیر اللہ کے لئے ہے تو حرام ہے گرچہ اوسپر بسم اللہ کہا گیا جیسا کہ تبصیر الرحمان میں علامہ علی بن احمد بن ابراہیم بن اسمعیل نے سورہ مائدہ کی تفسیر میں تحت قول اللہ تعالیٰ (وما اہل بہ لغیر اللہ) کے لکھا ہے کہ اگر اوس نے غیر کے نام کے ساتھ اللہ کا نام ذکر کیا پس اوس نے ملا دیا پاکیزگی کو نجاست کے ساتھ مع نجاست بالموت کے اور اگر اللہ کے نام کو نہ ذکر کیا تو نجاست اوسکی کو اور بڑھا دیا ایسا ہی عمدہ (کتاب) میں ہے ۔ اور سورہ انعام میں ہے

او فسقا ای خروجا عن الدین الذی هو کالحیات المطہرۃ اُہل ای صوّت فیہ باسم لغیر اللّٰہ ای بسبب ذبحہ لہ فانہ وان قرن بہ اسم اللّٰہ لا یؤثر معہ فی التطہیر وھذا لا ینافی کونہ رزقا لانہ رزق المضطر واعلم ان صیغۃ اُہل خُصّت فی ہٰذا المحل دون ذُبِح لعموم المعنی لان معاملۃ المشرکین مع معتقداتہم مُتلوّنۃ فی التقرب فاکتفی بلفظ جامع فیجوز ان یؤخذ المعنی ذبح بہ لغیر اللّٰہ او ذبح بہ لاسم غیر اللّٰہ او اشتہر بہ لغیر اللّٰہ او تُقرِّبَ بہ الی غیر اللّٰہ او نذر بہ لغیر اللّٰہ او عین بہ لغیر اللّٰہ او صوّت فیہ لاسم غیر اللّٰہ او توسّل بہ الی غیر اللّٰہ استعارۃ او مجازا فکل ھٰذہ داخلۃ فی وما اہل بہ لغیر اللّٰہ ھٰذا ما یستفاد من التفاسیر المعتبرۃ فثبت حرمۃ الذبیحۃ

یعنی نکلنا ہے اوس دین سے جو مثل زندگانی پاکیزہ کے ہے اُہل یعنی آواز دیا گیا اوس مین ساتھہ نام غیر اللہ کے یعنی بسبب ذبح کرنے اوسکے کے غیر کے نام کے ساتھہ اسلیے کہ اگر اوس نے ذبح کرتے وقت غیر اللہ کے ساتھہ اللہ کے نام کو ملالیا تو اللہ کا نام ملانا غیر کے ساتھہ پاک کرنے مین کچھہ اثر نہین کرتا اور یہ جانور رزق ہونے سکے منافی نہین ہے کیونکہ یہ رزق مضطر کا ہے۔ تو جان کہ صیغہ اُہل کا اس مقام مین خاص کیا گیا ہے نہ ذبح کا عموم معنی کے لیئے اسوجہ سے کہ تقرب مین مشرکون کا معاملہ اپنے معبودون کے ساتھہ مختلف طور پر تھا پس اکتفا کیا اللہ نے ایک ایسے لفظ کے ساتھہ جو جامع ہے پس جائز ہے کہ اہل بہ لغیر اللّٰہ کے معنی ذبح کیا گیا اوسکو غیر اللہ کے واسطے یا ذبح کیا گیا اوسکو غیر اللہ کے نام کیواسطے یا مشتہر کیا اوسکو غیر اللہ کیواسطے یا نزدیکی چاہی گئی اوسکے ساتھہ غیر اللہ کیطرف یا نذر مانگی اوسکو غیر اللہ کے لئے یا معین کیا گیا اوسکو غیر اللہ کیلیے یا آواز کیگئی ساتھہ اوسکے غیر اللہ کے نام کیواسطے یا وسیلہ پکڑا گیا اوسکے ساتھہ غیر اللہ کیطرف پس یہ سب داخل ہین ما اہل بہ لغیر اللّٰہ کے معنی مین۔ یہ سب وہ معانی ہین جو تفسیر معتبر

مستفاد ہین

المنذور لغیر اللہ بالکتاب والسنۃ والاجماع الامۃ اما الکتاب قولہ تعالیٰ او فسقا او ما اھل بہ لغیر اللہ کما مر والسنۃ قولہ علیہ السلام فی حدیث طویل لعن اللہ من ذبح لغیر اللہ فاذا کان ذابحہ ملعونا فعمل الملعون ایضاً مردود وھو الذبح والذبیحۃ فاذا کان الذابح بنفسہ فحکمھما ظاھر واما اذا کان الذابح غیرہ بامرہ وھو یعلم بنیتہ فایضاً ملعون لانہ معاون علی الاثم لقولہ تعالیٰ وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان فما ظنک من عاون علی الشرک او رضی بہ والاجماع فقد اجتمعت الامۃ من لدن زمن خیر القرون الی یومنا ھذا علی حرمۃ الذبیحۃ لغیر اللہ ولو بالتسمیۃ لانہ اھل بہ لغیر اللہ والاجماع حجۃ عندنا بعد الکتاب والسنۃ

پس اوس جانور کی حرمت جو غیر اللہ کے لیے نذر مانا گیا ہے کتاب اللہ و حدیث رسول اللہ اور اجماع امت سے ثابت ہوئی لیکن ثبوت قرآنی تو یہ قول اللہ تعالیٰ کا ہے (او فسقا او ما اھل لغیر اللہ) یعنی نکلا ہے دین سے اور وہ جانور جو بنام غیر خدا ذبح کیا جاوے جیسے کہ مفصل بیان اسکا گذرا۔ اور ثبوت سنت سے یہ ہے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث دراز میں جسنے غیر خدا کے لیے ذبح کیا خدا اوسپر لعنت کرے پس جبکہ ذبح کرنیوالا ملعون ٹھیرا تو عمل ملعون کا بھی مردود ہوگا وہ عمل فعل اور وہ جانور جسکو ذبح کیا ہی پس جبکہ ذابح کا یہ حال ہوا تو اون دونوں یعنی فعل ذبح و ذبیحہ کا حکم ظاہر ہے۔ اور جبکہ ذبح کرنیوالا نذر ماننے والے کے سوا دوسرا آدمی ہو اور وہ نیت نذر کنندہ سے واقف ہے پس وہ شخص بھی بجہت مدد کرنے فعل گناہ پر ملعون ہے بحکم قول اللہ تعالیٰ کے (اور مدد کرو فعل نکوئی اور پرہیزگاری پر مت مدد کرو گناہ کی بات اور ظلم پر) پس تیرا کیا گمان ہے اوس شخص پر جسنے فعل شرک پر مدد کی یا اوس سے راضی ہوا اور اجماع پس بیشک امت نے زمانہ خیر القرون سے ہمارے زمانہ تک حرمت ذبیحہ غیر خدا پر اتفاق کیا ہے اسلیے کہ وہ جانور غیر خدا کے نام پر پکارا گیا اگرچہ ذبح کرنیوالے نے بسم اللہ کہا ہو اور اجماع ہمارے نزدیک بعد قرآن اور حدیث کے حجت ہے

ومن خالف الاجماع فقد خلع ربقة الاسلام من عنقه لقوله عليه الصلوٰة
والسلام من فارق جماعة شبرا فقد خلع ربقة الاسلام من عنقه رواه احمد وابو داؤد
عن ابی ذر وقوله عليه الصلوٰة والسلام اتبعوا السواد الاعظم فانه من شذ شذ فی النار
رواه ابن ماجه عن انس وقوله عليه الصلوٰة والسلام ان الله لا يجمع امتی او قال امة محمد علی
ضلالة ويد الله علی الجماعة ومن شذ شذ فی النار رواه الترمذی عن ابن عمر فاذا علمت
هذا فاعلم ان من ذهب الی جواز الذبيحة المنذورة لغير الله فهو خارج عن
الاجماع فكل الذبيحة المنذورة لغير الله ولو بالتسمية حرام نجس
كالخنزير لا يؤكل ابدا بل يلقی قبل الكلاب والشاهد علی ذلك تفسير النيشاپوری
قال اجمع العلماء لو ان مسلما ذبح ذبيحة وقصد بذبحها التقرب الی غير الله
صار مرتدا وذبيحته ذبيحة مرتد وايضا فتاوی ابو الليث السمرقندی اوضح

جسنے اجماع کا خلاف کیا تو اوسنے اپنی گردن سے پٹہ اسلام کا نکال ڈالا حسب حکم حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے جو جماعت حقہ مسلمانوں سے مقدار ایک بالشت کے علیحدہ ہوا تو اوس نے
بیشک پٹہ اسلام کا اپنی گردن سے نکال ڈالا اس حدیث کو امام احمد اور ابو داؤد نے ابو ذر
صحابی سے روایت کیا ہے اور قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جماعت بڑی کی پیروی کرو
کیونکہ جو جماعت اعظم سے علیحدہ ہوا ڈالا جاویگا جہنم میں اسکو ابن ماجہ نے حضرت
انس صحابی سے روایت کیا ہے۔ اور قول آنحضرت صلعم کا بیشک اللہ تعالیٰ اس امت کو
یا فرمایا امت محمد صلعم کو گمراہی پر مجتمع نہیں کریگا اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے جو جماعت
سے علیحدہ ہوا جہنم میں ڈالا جاویگا اسکو ترمذی نے ابن عمر سے روایت کیا ہے۔ جبکہ تو
یہ جان چکا تو جان کہ جو اوس جانور کا جو نذر غیر اللہ پر ذبح کیا گیا ہے جواز کا قائل ہوا تو وہ اجماع
سے خارج ہے پس ہر وہ ذبیحہ جو غیر نام اللہ کے نذر مانا گیا ہے اگرچہ بسم اللہ کہکر ذبح کیا ہو حرام نجس ہے
مثل سور کے کبھی نکھایا جاوے بلکہ کتوں کی طرف ڈالدیا جاوے اور شاہد اسپے تفسیر نیشاپوری کی عبارت
ہے صاحب نیشاپوری نے فرمایا کہ علما نے اجماع کیا ہے کہ اگر کسی مسلمان نے جانور ذبح کیا اور اس ذبح سے

منہ قال الناذر لغیر اللہ ان قصد بالنذر التقرب الی غیر اللہ وظن انہ یتصرف فی الامور کلہا دون اللہ فنذرہ باطل وارتدادہ ثابت وان قصد بالنذر التقرب الی اللہ وایصال الثواب الی الاولیاء ویعلم انہ لا تتحرک ذرۃ الا باذن اللہ ویجعل الاولیاء وسائل بینہ وبین اللہ تعالی فی حصول مقاصدہ فلا حرج فیہ وذبیحتہ حلال طیب ھذا ہو الصواب وعلیہ عمل المشائخ وایضا اجمع علیہ اھل البخاری فمن خالف الاجماع فہو مخالف للاجماع وایضا فی فتاوی خوارزم مجوسی قال للمسلم اذبح ھذہ الشاۃ للنار فذبحہا لا تؤکل لانہ اھل بہ لغیر اللہ وہی النار وایضا فی در المختار قولہ ذبح لقدوم الامیر ونحوہ کواحد من العظماء یحرم لانہ اہل بہ

فرمایا ابولیث نے سوائے اللہ کے نذر ماننے والے نے اگر اس نذر سے تقرب غیر خدا کا قصد کیا ہے اور گمان کرتا ہے کہ وہ غیر سب امور میں سوائے اللہ کے تصرف کرسکتا ہے تو نذر ایسے آدمی کی باطل ہے اور مرتد ہونا اوسکا ثابت ہوا اور اگر اس نذر سے اوس نے تقرب اللہ کا قصد کیا ہے اور اولیاء کو فقط ثواب پہونچایا ہے اور وہ جانتا ہے کہ بغیر حکم اللہ کے ذرہ بھی نہیں حرکت کرسکتا اور اولیاؤں کو اپنے اور اللہ کے درمیان اپنے مطلب کے حصول میں وسیلہ ٹھیراتا ہے تو اسمیں حرج نہیں ہے اور ذبیحہ اوسکا حلال طیب ہے یہی بات ٹھیک ہے اور اسی پر عمل ورآمد مشائخ کا ہے اور اسی پر اہل بخارا نے اتفاق کیا ہے پس جسنے اجماع کا خلاف کیا پس وہ اجماع کا مخالف ہے اور بھی فتوی خوارزم میں ہے ایک آتش پرست نے مسلمان سے کہا کہ بکری آگ کیلئے ذبح کردو تو وہ نکھائی جاوے کیونکہ اوس نے غیر نام اللہ پر ذبح کی اور وہ غیر آگ تھی اور بھی درمختار میں ہے امیر کیلئے یا بڑے کے آنے کی جہت ذبح کیا تو وہ ذبیحہ حرام ہوگا کیونکہ اوسنے غیر نام اللہ پر ذبح کیا

لغیر الله ولو وصلیة ذکر اسم الله تعالی علیه هذا هو المعتمد
عند الجماهیر ثم قال هل یکفر قولان بزازیة وشرح وهبانیة قلت وفی
صید المنیة انه یکره ولا یکفر لانا لا نسئ الظن بالمسلم انه یتقرب الی
الآدمی بهذا النحر ونحوه فی شرح الوهبانیة عن الذخیرة ونظمه شعر
وفاعله جمهورهم قال کافر * وفضلی واسماعیل لیس یکفر * اقول هذا
بحسن الظن بالمسلم والا فهذا هما ایضا کافر فی زماننا خصوصا فی الدکن
وفی الگجرات ینذرون للاولیاء کما ینذرون لله عز وجل بل یبالغون
فی مناقب الاولیاء بان یتصرفون فی عالم الارواح والاشباح کیف شاؤا ویسمعون
دعا المضطرین وفی عقیدتهم ان من دعا الی الله تعالی انشاء یعطیه وان

اور اگرچہ اوس نے نام اللہ تعالی کا اوسپر ذکر کیا یہی جمہور کے نزدیک معتبر ہے پھر صاحب درمختار
نے فرمایا کیا وہ ذبح کرنیوالا کافر ہوتا ہے یا نہیں اسمین دو قول ہین بزازیہ اور شرح وہبانیہ
مین ایسا ہی ہے صاحب درمختار فرماتے ہین مین کہتا ہون باب الصید منیہ مین ہے کہ وہ ذبیحہ
مکروہ ہے اور ذبح کنندہ کافر نہین ہے کیونکہ ہم مسلمان کے حق مین گمان برا نہین کرتے کہ اوس نے
اس ذبح سے آدمی کی قربت حاصل کی ہوگی ایسا ہی شرح وہبانیہ مین ذخیرہ سے نقل کیا ہے
اور نظم اوسکا یہ ہے اوسکے فاعل کو (یعنی ذبح غیر نام اللہ کے کرنیوالے کو) جمہور نے کافر کہا ہے
فضلی اور اسمعیل یہ دونون کافر نہین کہتے مین کہتا ہون یہ کافر نہ کہنا ان دونون صاحبونکا
بباعث حسن ظن کے ہے ورنہ اون دونون کے نزدیک بھی کافر ہے۔ اور ہمارے زمانہ
خاصکر دکن اور ملک گجرات مین اولیاء کی ایسی نذر مانتے ہین جیسے کہ اللہ کی نذر
مانی جاتی ہے بلکہ اولیاؤن کی تعریفون مین بہت مبالغہ کرتے ہین کہ وہ عالم
ارواح واجسام مین جسطرح چاہتے ہین تصرف کرتے ہین اور بیقرارونکی پکار کو سنتے
ہین اور اونکے عقیدہ مین یہ بھی ہے کہ جو اللہ سے مانگتا ہے اگر اللہ چاہتا ہے تو دیتا ہے

لم یشاء لم یعطہ لکن فلان الولی اذا سأل منہ احد لا محالۃ یعطیہ شیئا والحال انہم یقولون عادۃ والقدر خیرہ و شرہ من اللہ تعالیٰ فلیس فی کفرھم شک فای فائدۃ لحسن الظن بہم نحفظ ایمان المسلم مقدم علی حفظ اماکن المتبرکۃ اذا عبدت الم تر ان سیدنا عمر بن الخطاب الناطق بالحق والصواب قطع الشجرۃ التی وقعت تحتھا بیعۃ الرضوان لاجل خوف الفتنۃ فافھموا واغتنم ھذا ما ثبت فی تفسیر وما اھل بہ لغیر اللہ واللہ اعلم و علمہ اتم وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ و نور عرشہ و زینۃ فرشہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ؕ

حررہ خویدم طلاب لغوم محمد ابن عبد الصمد نزیل السورۃ عفا اللہ عنہما

اگر نہیں چاہتا تو نہیں دیتا لیکن فلانا ولی اوس سے جب کوئی مانگتا ہے تو ضرور دیتا ہے۔ حالانکہ یہ لوگ عادۃ یہ بھی کہتے ہیں کہ ایمان لائے تقدیر پر سب بھلائی برائی اوسکی اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے پس انکے کفر میں کسیطرح کا شک نہیں ہے ان لوگوں سے حسن ظن کرکے کیا فائدہ ہے مسلمان کے ایمان کی حفاظت مقدم ہے جا متبرکہ کی حفاظت سے جبکہ اونکی پرستش شروع ہو جاوے کیا تو نے نہیں معلوم کیا کہ ہمارے سردار حضرت عمر رضہ بن خطاب جو بولنے والے حق اور ٹھیک بات کے تھے نے اوس درخت کو جسکے نیچے بیعت الرضوان ہوئی تھی بباعث فتنہ کے کٹوا ڈالا پس تو اسکو سمجھ اور غنیمت جان یہ وہ جو ثابت ہوا تفسیر (وما اھل بہ لغیر اللہ) میں اللہ زیادہ جانتا ہے اور علم اوسکا زیادہ تمام ہے رحمت بھیجے اللہ تعالیٰ برگزیدہ خلقت اور نور عرش اور زینت فرش محمد اور آپ کی اولاد اور صحابہ پر اور سلام آخر پکار ہماری یہ ہے کہ بیشک جمیع تعریف اللہ رب العالمین کے لیے ہے + کہتا ہی خاکسار محمد سعید مترجم کہ ترجمہ اس رسالہ کا تین جلسوں خفیفہ میں آج یوم چہارشنبہ نویں ذیقعدہ ۱۳۰۸ھ ہجری کو تمام ہوا۔ پہلا جلسہ یوم دوشنبہ کو تھا۔ ختم اللہ لنا بالحسنی فقط

## صورۃ ما کتب علماء سورت رحمہم اللہ علی صحۃ ذلک الکتاب و ہو ہذا

قال مولنا مولوی محمد ابن مولنا مولوی محمد اسمعیل رحمہما اللہ
النذر للہ جائز و الذبیحۃ لغیر اللہ حرام لانہ اہل بہ لغیر اللہ
کما فی در المختار و فتاوی ابی اللیث صح ۱۲

قال مولنا مولوی محمد کاظم رحمہ اللہ
النذر للہ و الثواب لاولیاء اللہ جائز و ما اہل بہ لغیر اللہ
حرام کما فی در المختار و فتاوی ابی اللیث صح ۱۲

قال مولنا مولوی محمود بن محمد ہاشم مد ظلہ
الذبیحۃ المنذورۃ لغیر اللہ حرام و لو بالتسمیۃ لانہ اہل بہ لغیر اللہ
و ان قصد بہ التقرب الی اللہ و ایصال الثواب لاولیاء اللہ فحلال صح ۱۲

---

و قول مولنا مولوی غلام محمد نادیری انہ حرام انتہی ۱۲

---

و سمعت عن ثقتان قال المولنا المولوی عبد الحی انہ حرام انتہی ۱۲

---

قال محبی عبد السلام قد بالغت فیہ النظر فوجدت ما کان حقا
عند المحققین بلا خلاف و لا نزاع فیہ انتہی ۱۲

علمی وعلم المجیب سواء فی ما اهل به لغیر الله اعنی بالحرمة
کتبه سید محمد امین بغدادی وارد دمن الصغیر انتهی

---

نعم الذبیحة المنذورة لغیر الله حرام بالاجماع ومن خالف خالف
الاجماع رقمه بقلمه وقاله بفمه محمد اکرم پنجابی وارد دمن ۵ رمضان سنہ ۱۳۰۸ھ

---

قال اخی فی الدین صدر الدین عفا الله عنه
هذا قول فصل لیس فیه هزل انتهی ۱۲

---

نعم الذبیحة المنذورة للعفاریت او لغیرها حرام سمی علیه او
لم یسم کما شاهدت فی دیار الهندیة اعاذنا الله والمسلمین فینبغی
للعلماء ان یمنعوا من هذا الشرک لان سکوت العلماء فی مثل ذلک
ذلة فی الدین — کتبه بقلمه وقاله بفمه علی احمد بغدادی الوارد
فی دمن الصغیر فی شهر رمضان سنہ ۱۳۰۸ھ۔

---

النذر لغیر الله شرک والناذر لغیر الله مرتد وذبیحة
ذبیحة مرتد۔ کتبه محمد اسمعیل عفی عنه ۱۲

---

قال من صحبنی فی السفر فی بحث المجاورة فی البقرة المنذورة هی حرام
اکلها لانها اهل به لغیر الله انتهی ۱۲

---

سمعت من اجلة العلماء الواردين فى شهر منبئی فی موسم الحج قالوا حرام علی المسلمین اکل ذبیحة المنذورة لغیر الله لانها اهل به لغیر الله

لو محمد عفی عنہ

نقل تصحیح مولانا مولوی محمد صاحب خلف صدق جناب غلام رسول ساکن سورت مد ظلہ

کہتا ہے خادم الطلبہ محمد بن غلام رسول سورتی کہ ما اہل بہ لغیر الله حرام ہے ہرگز مسلمانونکو نہ چاہیے کہ کسی عبادت مین تقرب غیر الله کا قصد کرے اور نہ اوسکی تحلیل اور حلال گردانی نے کے لیے مرتکب حیل کا ہووے دنیا چند روزہ ہے اگر حیلہ کرکے گوشت ذبیحہ مذکورہ کا کھالیا توکب تک وہ وفا کریگا اولیاء الله تو شرک و بدعت سے یہانتک بیزار تھے کہ اونکے ذریعہ کو بھی بند کرتے تھے چہ جاے شرک و بدعت۔ غور کیجیے کہ سیدنا عمر ابن الخطاب رضی الله عنہ نے جب دیکھا کہ شجرۂ رضوان کی کہ جسکے نیچے بیعۃ الرضوان واقع ہوئی تھی غایت تعظیم و تکریم اوسکی ہونے لگی آپکو خوف ہوا کہ آیندہ رفتہ رفتہ کہین اوسکی پوجا نہونے لگے تو آپنے اوسکو کٹوا دیا کیونکہ حفظ ایمان مسلمانونکا مقدم ہے حفظ اشیاء متبرکہ سے پس ہم طلبہ علوم کو ایسے شرک و بدعت کے کھانون سے جسمین بوئی شرک و بدعت آتی ہو بچنا نہایت ضرور ہے ورنہ بے خبر مسلمان اسکو سند پکڑینگے پس مسلمانون کو ہر وقت یہی تعلیم کرنا چاہیے کہ نذر منت سواے خدا تعالی کے کسی کی نکرے ہان صدقہ خیرات کا اجر و ثواب بروح پاک پیغمبر خدا صلی الله علیہ وآلہ وسلم یا اور اولیاء الله کو ہدیہ بھیجے یہ طریقہ ایصال ثواب کا ہے اور اوسکے خلاف گمراہی ہے انتہی

نقل تصحیح جناب احسن الله خان وارد منبئی مد ظلہ

طالعت هذه الرسالة فی تحقیق و ما اهل به لغیر الله موافقة و مطابقة

با لتفاسیر المعتبرة کالنیشا فوری والعزیزیہ وبحر الزخار وتبصیر الرحمن وفتاوی در المختار وفتاوی ابی اللیث وفتاوی بزازیہ وعلیہ الاجماع فافہم واغتنم انتہی ۱۲

نعم الحیوان المنذور لغیر اللہ حرام علی التحقیق ویدل علیہ قولہ تعالیٰ وما اھل بہ لغیر اللہ والتاویل فیہ یؤدی الی التحریف وما استدل العبارۃ التفسیر الاحمدی علی حلہ فیرد ذلک الاستدلال لاہل منہیہ من شاء فلیرجع الیہا وقد صرح الفقہاء بحرمتہ فی کتبہم کالدر البحار والشروح علی در المختار والبحر الرائق والحموی والاشباہ وغیرہا فہذا ھو الحق فماذا بعد الحق الا الضلال ۔ کتبہ محمد اشرف علی

اشرفی غفرلہ
از گروہ اولیا

## خلاصہ صفائی علماء ہند رحمہم اللہ فی تحقیق
## وما اھل بہ لغیر اللہ
## از کتب تفاسیر معتبرہ و کتب فقہ مستدلہ چنانچہ

در مختار ۔ طحطاوی ۔ شامی ۔ اشباہ ۔ حموی ۔ جوھر النیرہ ۔ قاضیخان ۔ ھندیہ ۔ قنیہ ۔ حمادیہ ۔ غرائب ۔ قرۃ الانظار ۔ تحفۃ الاخیار ۔ غایۃ الاوطار ۔ اکسیر اعظم ۔ بحر رایق ۔ نہر فایق ۔ فتح القدیر ۔ فتح العزیز ۔ مظاہر الحق ۔ مسائل اربعین ۔ مائۃ مسائل منہیہ ۔ وغیرھن ۔

اب کس رو سے ذبیحہ لغیر اللہ ولو بالتسمیہ حلال کہا جاوے واسطے فوائد زوائد کے یہ محنت اوٹھائی ہے انتہی ۔

ایضاً

ھذا حق لیس فیہ شک۔ کتبہ ملا لنا ز۔ ۱۲

ایضاً

من نذر لغیر اللہ فقد ارتد عن دین اللہ و منذ ورلغیر اللہ

حرام نجس ولو باسم اللہ ۔ کتبہ عبد من عباد اللہ ۱۲

## تاریخ تصنیف وطبع از فارغ

گشت این تالیف از فضل خدا
ثبت گشتہ از مہور عالمان
سال تصنیفش چو جستم بہر این
ما اھل بہ لغیر اللہ بخوان
۱۲۸۳

حسب فرمایش عزیزان ہدا
زائل سورت وانکہ بد بر حق فدا
ملہم غیبی مرا داد این ندا
سر بدی و فسق ہر یک کن جدا

## ایضاً تاریخ

ہر کس بقدر خویش کند سعی در جہان
مذبوح جانور کہ نذر غیر حق بود
شاہد بران گواہی علمای نامور

مقبول آن بود کہ پسندند مقبلان
گرچہ بہ تسمیہ بود مردار بیگمان
مردود شد کنون ہمہ اقوال جاہلان

سال ہزار و سہ صد و بالا چون دو چہار
بگذشت شد تمام و کردیم امتحان

## رباعی از فارغ مؤلف رسالہ ہذا

فقیہ معترا جو ہے پرغرور
رواے غوامضِ اھل کے سب

اب لاوے کوئی اوسکو میرے حضور
غلط مت سمجھ ہین بتادون ضرور

یہاں سے وہ تقاریظ شروع کی جاتی ہیں جو بعد طبع ہونے رسالہ سابق کے علمائے حقانی نے رسالہ کو ملاحظہ فرما کر لکھیں اور ترتیب میں بھی لحاظ رکھا گیا ہے ۱۲

## ایضاً تاریخ از فارغ

بحرف الباء علیسم اللہ ۞ فارخ من کتاب اللہ ۞ لان فیہ حکمہ حق

لمذبوح لغیر اللہ ۞ وذا بحث تعلق بک ۞ ہذا انابہ رسول اللہ

ذبیحتہ میتۃ ۞ ولو ذبح باسم اللہ ۞ مقالی کلہا شہدت

حرام اکلہ واللہ ۞ ومن خالف من الاجماع ۞ فقد خرج من دین اللہ

ید اللہ علی جمع ۞ ومن شذ فی نار اللہ ۞ فخذ تاریخ تصنیفہ

کما صار لغیر اللہ ۞

نعم ذبیحہ منذورہ لغیر اللہ ولو بالتسمیہ حرام ہے بحکم کتاب اللہ و حدیث رسول اللہ اما الکتاب فقولہ تعالیٰ وما اھل بہ لغیر اللہ اور وہ جانور جو پکارا گیا ہے سبب اوسکے واسطے تعظیم مخلوق کے اما الحدیث لعن اللہ من ذبح لغیر اللہ خدا لعنت کرے اوسپر جو ذبح کرے واسطے تعظیم مخلوق کے و اما الاجماع پس ذکر کیا ہے اوسکو نیشاپوری اور بحر الرائق والے نے فلیراجع الیہا

کتبہ خدا داد لاہوری ۱۲

---

نعم ذبیحہ منذورہ لغیر اللہ بالاجماع حرام ہے اور جن حضرات نے رسالہ وما اھل بہ لغیر اللہ پر زبان درازی کی ہے بیشک وے خطا پر ہیں اللہ اونکو انصاف بخشے آمین۔ راقم ملا سعد اللہ پیشاوری ۞

---

کہتا ہے فقیر راقم آثم محمد قاسم سیہوری حنفی قادری عفا اللہ عنہ کہ اکثر کتب دینیہ عربی فارسی اردو ہمارے مطالعہ سے گذریں اونسے صاف ظاہر ہے کہ نذر و منت مخلوق کی شرک ہے اور ناذر لغیر اللہ بالاجماع مرتد ہو جاتا ہے اور عورت اوسکی اوسکے نکاح سے نکل جاتی ہے ہمکو نہایت تعجب آتا ہے اون لوگونپر

اور بڑا افسوس آتا ہے ہمارے اون نادان بھائیون پر جو دنیاداری سے بنانے مولویون کے
کہنے پر یقین کرکے کتب فقہ کے منکر ہوکے ناحق ضد کر بیٹھتے ہین اور سلب ایمان سے
بھی نہین ڈرتے فقہ ہندی مین لکھا ہے کہ جاکو او میں سے راتدن جو کھو دے ایمان
اگر کوئی شخص ایک کم سو احکام قطعیہ کا مقر اور معترف ہو اور ایک حکم قطعی کا منکر ہو وا وہ
کل احکام قطعیہ کا منکر ہوا اب ہمارے نادان بھائیون کو لازم ہے کہ نئے سر سے جناب
الٰہی مین توبہ و انابت کرکے تجدید نکاح کرلے دنیا کی شرم مین دین کا نقصان نہ کرے
یہ بمصداق و ما علینا الا البلاغ کے ہمارا اظہار ہے انتہی ۱۲

---

کہتا ہے راقم السطور محمد نور حنفی کہ اس رسالہ پر جن حضرات نے اپنے دستخط کئے ہین وہ سب
بندہ نے بغور دیکھے جزاہم اللہ عنا وعن سائر المسلمین کل وے مصیب ہین اب اتنے
ضابطہ کے ساتھ پھر کوئی آدمی مردار ذبیحہ کی حلت پر اصرار کرے اور ضد کرے
اوسکے حق مین کیا کہنا چاہئے ۱۲

---

مین مقر اور معترف ساکن مالاگانو ہون کہ معاذ اللہ اول مین بھی شیخ سدو کے
بکرے کی حلت کا قائل تھا اور جو اوسکو حرام کہتا مین اوسکو دشمن سمجھتا تھا جب منظاہر الحق کا
باب النذر دیکھا تو ایک حیرت دلمین آئی کہ یا اللہ ایسا بڑا نامی عالم بھی نذر و نیاز
اولیاء کی منع لکھتا ہے پھر دن بدن اوسکی تحقیق مین لگا رہا بہت طلب علوم نے
پھر تو میری دلجمعی کر دی واقعی آدمی جب تک نفسانیت نہ چھوڑے تب تک سمجھ مین
نہ آوے واقعی بندہ نے جن لوگون سے بگاڑ کی تھی بڑی خطا کی اللہ تعالی اب مجھے
معاف کرے اور جو حضرات مجھ سے ناراض ہوئے ہون اللہ اونکو راضی کر دے
آمین یا رب العالمین۔ کتبہ محمد اسمٰعیل موسٰی ۱۲

---

مین احمد علی ابن اصغر علی ساکن قدیم باندا خوب تحقیق کے بعد کہتا ہون کہ نذر و منت

سواے خداے پاک کے شرک ہے اور بکرا شیخ سدو کا اور گاے بکرا غیر کی
نذر کا بحکم کتاب اللہ اور بحکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حرام ہے پھر اوسپر
بسم اللہ اللہ اکبر کہے یا نہ کہے مردار ہے چنانچہ تفسیر الرحمان اور غرائب اور
بحر الرائق وغیرہ مین مصرح ہے بندہ کی ہدایت کا موجب قابل شنید ہے کہ اول بعض
طلبہ علوم کے کہنے سے بلا دلیل مین بھی اوس ذبیحہ لغیر اللہ کو حلال کہتا تھا جب بندہ کا
لکھنو جانا ہوا اور مولانا مولوی عبد الحی مرحوم سے ملاقات ہوئی تب اونسے خوب
تحقیق اوسکی کی تب مولانا مرحوم نے فرمایا کہ بھائی اپنے دل سے بھی فتوی پوچھا ہے
مین نے عرض کی کہ جناب بندہ تو مقلد محض ہے فرمایا کہ کتب فقہ مین اوسکی حرمت
ثابت ہے پھر تو اونکے شاگردون نے کئی فتاوے اور حواشی مجھے دکھلائے اوس
دن سے بندہ اپنی غلط فہمی کا قائل ہوا یہی سبب ہے اب ہمارے اون بھائیون کا
جو کتب فقہ مانند در مختار اور طحطاوی اور بحر الرائق وغیرہ کے نہین دیکھتے بھٹیا
وہسان ہین اللہ اونکو ہدایت کرے آمین یارب العالمین ✽

---

ہم تخمینا اکیس واشخاص معتبرین ساکنین سورت دمن وغیرہ گواہی دیتے ہین کہ
المشتہر محمد حسین نے اپنے اشتہار واجب الاظہار مین لکھا ہے کہ رسالہ ما اہل
لغیر اللہ مین کل واہیات خرافات باتین کہی ہین وہ یقینا اوسکے مولف پر تہمت
ہے بلکہ فتنہ انگیزی ہمنے صادر وارد طلبہ علوم کو وہ رسالہ دکھایا ہر ایک نے
یہی کہا کہ واللہ اس رسالہ مین کوئی ایسا جملہ یا کلمہ نہین جسکا ثبوت کتب دینیہ
مین نہ مل سکے جو اس رسالہ کو واہیات خرافات کہے اوسکے ایمانکا بڑا اندیشہ ہے اور جو
لوگ اوسکے تحریر کو سچ جانے وہ بھی اوسکے گناہ مین شریک ہین اللہ تعالی ہمارے
بھائیون کے دین وایمان کو بچائے رکھے آمین یارب العالمین ✽

استخراج مطلب از سر حروف ابیات مثنوی از تصنیف زاد شیخ ابراہیم تلمیذ فانی
- توشیح میں یہ عبارت مندرج ہے - چنانچہ اگر رسالہ وما اهل به لغیر الله
پر طعن کرے مردود ہے فقط

## ابیات

| | |
|---|---|
| آفتاب آمد دلیل آفتاب ٭ | گر دلیلت باید از وے رو متاب |
| راہِ حق فرمود احمد مجتبی ٭ | رفق راس الحکمت آمد اے فتی |
| سوزش از امر ملیک دین کند | آتش طبعت اگر غمگین کند |
| لیک نتوان کرد این با آن قیاس | ہر دو جنبش آفریدہ حق شناس |
| وائے آن زندہ کہ با مردہ نشست | مردہ گشت و زندگی از وی بجست |
| آتش آن کہ بحث عقلی ساز بود | این عمر با بوالحکم ہمراز بود |
| ہست حلوا آرزوئے کودکان | لیک صبرست مشتہائے زیرکان |
| ہمچو یاران تہیدست آمدن | ہست بے گندم سوئے طاحون شدن |
| لیک ہست این فعل باختیار ما | غیر از کہ ما را کہ یار ما |
| یعنی آمد ظلمت و گم گشت راہ | ربنا انا ظلمنا گفت آہ ٭ |
| اصل آب لطف اسپیدست و خوش | لیک عکس جان رومی و حبش |
| لیک پوشیدہ نباشد بر تو این | ہم پئے اعضا و چشم آمد گزین |
| پس از آن در سر موسی حق نہفت | رازہائے کز نی آید بگفت |
| طالع آنکس کہ باشد مشتری | عشق ورزد از نشاط مشتری |
| نفس تو ہر دم برآرد صد شرار | کہ ببینیدم منم اصحاب نار |
| روئے سرخ از کثرت خونہا بود | یا کہ زرد از جنبش صفرا بود |
| مقتبس شو زود چون یابی نجوم | راہ برفرمود اصحابی نجوم |

دل ہمی گوید کز و رنجیدہ ام — وز نفاق شست می خندیدہ ام

وز رخی افروخت بروے دم فسون — ہے دم تو از دم دریا فزون

یا خفی الذات محسوس العطا — فانت کالماء و نحن کالرحیٰ

قد علوت فوق نور المشرقین

طاب منک یا ملیک الخافقین

---

آرے بلاشک ذبیحہ مخلوق کی نذر منت کا مردار ہے اگرچہ بالتسمیہ ذبح ہوا ہو۔
کما صرح الفقہاء فی کتبہم فمن لم یصدق فلیطالع فیہا۔
کتبہ گمنام عبد السلام جاجموی پارچہ فروش ؛

---

## دستخط علماء بنارس وغیرہ

انی طالعت ہذہ الرسالۃ فوجدت ما فیہا حق ان یتبع ؛
حررہ عبد الکبیر المدرس المدرسۃ الاسلامیہ بنارس

---

ما کتب اخی فی اللہ المولوی نور محمد فی رسالتہ و ما اہل بہ لغیر اللہ فہو صحیح والمجیب نجیح ؛ الراقم العاجز شداد خان الہزاروی ۔

---

الجواب صحیح والمجیب نجیح

ابراہیم وارد حال مدرسہ اسلامیہ بنارس ۔

لو کتب ہذا التحقیق علی اماق البصر لکان احری و احدر

رئیس الدین

ما قال المولوی نور محمد فهو صحیح ۔ تمیز الدین

لا ریب الذبیحة لغیر الله حرام و الناذر کافر کما حققه المولوی نور محمد سلمه الله تعالیٰ
محمد عمر البنارسی

تحقیق المولوی نور محمد تحقیق انیق ـ قدرت اللہ

ما حرر المجیب فهو حق فماذا بعد الحق الا الضلال ـ عبد الواحد

نعم التحقیق وحبذا التدقیق ـ سخاوت علی البنارسی

الحمد لله رب العلمین والصلوٰة والسلام علی رسوله محمد وآله واصحابه اجمعین
امابعد انی رأیت هذه الرسالة التی الفها المولوی نور محمد وزینها بانه جمعها
شیخنا العلامة الفهامة مولانا محمد سعید البنارسی فوجدت مطالبها ومآربها
موافق لطریقة اهل الحق لا ریب من نذر لغیر الله فهو مرتد وذبیحته ذبیحة اهل الارتداد
کما قال الامام الرازی فی تفسیره وفقهاء الحنفیة السادة الکرام فی کتبهم ـ

انا العبد الضعیف فضل الرحیم العظیم آبادی

رباعی

بسعی ہمایون محمد سعید ❊ ہوا ترجمہ یہ نہایت مفید ❊ سن تیرا سو آٹھ ایام حج ❊ مبارک ہے آمو نو اب و عید
کہا ان حصحص الحق کتبہ عبد الحق مند سوری حنفی

ایضاً قطعہ

بتائید حق اندنوں واہ واہ
یہا چشمۂ فیض وہ ہے خوش نصیب
ز روے ہدایت شدہ سال طبع
ہوا ترجمہ یہ عجیب و غریب
۱۳ ۰ ۸

رباعی

مٹی آج تکرار بدخواہ کی
ہوئی مہربانی جو اللہ کی ❊
معاند و بدخواہ کے سر کو لے
جو کہ نذر غیر اللہ کی ❊
یہ تاریخ کر ثبت دفتر میں آج
نہ سن بات اب کوئی گمراہ کی

# ضمیمہ رسالہ تحقیق الحق ملو

## جواب فتوی علماء رامپور مطبوعہ بمبئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی ۔ **اما بعد** راجی
رحمت رب المجید محمد سعید البنارسی خدمت میں حق پسندوں کے
گذارش کرتا ہے کہ ایک اشتہار جو بنام نہاد فتوی علماء رامپور مسائل ذبیحہ ہنود و
غیرہ شائع ہوا ہے بعض احباب نے میرے پاس بھیجکر درخواست کی کہ اگر مضمون
اس فتوے کا آپکے نزدیک بھی صحیح ہو تو آپ بھی دستخط فرما دیجئے ورنہ اسکی تکذیب
کیجئے خاکسار نے جو اس فتوے کو دیکھا تو مخالف شریعت محمدی کے پایا رد اسکا ضروری
جانا اے اللہ تو اس تحریر سے حق پسندوں کو ہدایت فرما اور میرے گناہوں کا کفارہ کر
اب جواب فتوے کا شروع کیا جاتا ہے وما توفیقی الا باللہ وھو حسبی
ونعم الوکیل ۔ **علماء رامپور کا قول** اس بکرہ کا گوشت کھانا
درست ہے اسواسطے کہ وہ بکرہ ذبح کیا گیا ہے ساتھ نام اللہ تعالی کے اور فرمایا
اللہ تعالی نے الخ ۔ **جواب** میں آپ صاحبوں سے دریافت کرتا ہوں
کہ آپ مقلد ہیں یا مجتہد غیر مقلد ۔ اگر مقلد ہیں تو آپ کو ثبوت قول امام پیش کرنا
چاہیے جو آپکا منصب ہے مسلم الثبوت میں ہے اما المقلد فمستندہ قول
مجتہدہ الخ یعنی مقلد کا مستند اوسکے مجتہد کا قول ہے ۔ اگر آپ مقلد ہیں
تو حسب اصول مذہب اس مسئلہ میں قول امام پیش کیجئے ورنہ استغفار کیجئے
اگر مجتہد ہیں یا غیر مقلد ۔ آپکے فتوے کا جواب تو اسیقدر تھا کہ [illegible]

امام کے آپ مقلد ہین اوسکا مسئلہ آپنے اس فتوے مین نقل نہین کیا
لہذا حسب اصول مسلمہ مذہب یہ فتوی مردود ہے گو حق پسندون کے لئے آپکے
دلائل پر نظر کیجاتی ہے ۔ **علمار رامپور کا قول** اور دوسری
آیت مین فرمایا وما لکم الا تاکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ الآیہ +

**جواب** دو آیتہ آپ حضرات نے نقل فرمائین اول فکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ
اور دوم ما لکم ان لا تاکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ ترجمہ تو پہلی آیت کا اسیقدر ہوا
پس کھاؤ اوسکو جسپر اللہ کا نام لیا گیا ہو ۔ دوسری کا یہ ہوا تمکو کیا ہوا جو نہین کھاتے
اوسکو جسپر اللہ کا نام لیا گیا ہے ۔ آپنے ان آیات کو نقل کیا اور یہ نہ لکھا کہ ان سے آپکا
مدعا کیسے ثابت ہوا ۔ اگر عمومیت ما کا لحاظ ہے تو چاہئے کہ اگر کتے پر بھی اللہ کا نام ذکر کیا جاوے
تو اوسکو بھی کھالو ایسے ہی محرم یا مجوسی یا مرتد اگر اللہ کا نام لیکر ذبح کرین تو حسب
مسلک آپ کے انکا ذبیحہ بھی حلال ہو جاوے کیونکہ ذکر اللہ کا اونھون نے بھی کیا ہے
حالانکہ فقہار حنفیہ نے حرمت ذبیحہ ان لوگون کی تصریح کردی ہے ۔ ہدایہ
مطبوعہ مصطفائی ۱۲۸۵ھ مین ہے لا تؤکل ذبیحۃ المجوسی والمرتد والوثنی
والمحرم یعنی ذبیحہ آتش پرست اور مرتد اور بت پرست اور محرم کا نہ کھایا جاوے
درمختار مین ہے لا تحل ذبیحۃ غیر کتابی من وثنی و مجوسی و مرتد و جنی و جبری
لو ابوہ سنیا الخ درمختار بر حاشیہ ردالمحتار جلد خامس صفحہ ۱۸۹ ترجمہ
ذبیحہ غیر کتابی کا بت پرست اور آتش پرست اور مرتد اور جن اور جبریہ کا اگرچہ
باپ اوسکا سنی ہو حلال نہین ہے ۔ عالمگیری جلد رابع مطبوعہ مطبع منشی نولکشور
صفحہ ۹۲ مین ہے فلا تؤکل ذبیحۃ اهل الشرک والمرتد ترجمہ پس نہ کھایا جاوے
ذبیحہ مشرکین اور مرتد کا ایسے ہی شرح وقایہ ۔ کنز ۔ قاضی خان وغیرہ کتب فقہ
مین ہے ۔ اب مین آپ حضرات سے پوچھتا ہون کہ ذبیحہ ان لوگون یعنی اہل شرک

و مرتد و محرم و غیر ہم کا کیون ذکر اللہ سے حلال نہوا جیسے اونکا ذبیحہ حلال نہین ہے ایسی ہی ناذر
لغیر اللہ کا ذبیحہ بھی درست نہوا جب قاعدہ سے آپ تخصیص انکی کرینگے اوسی قاعدہ سے
ہم بھی تخصیص ناذر لغیر اللہ کی کرینگے یہ تو بطور الزام کے جواب ہے تحقیقی جواب یہ ہے
کہ ذابح کو اہل ذکر اللہ کا ہونا شرط ہے محقق عینی بنایہ شرح ہدایہ مین فرماتے ہین فان
یکون ذابحا ممن له ملة التوحید الخ یعنی دوسری شرط یہ ہے کہ ذبح کرنیوالا
اون لوگون سے ہونا چاہیئے جسکا مذہب توحید کا ہے فی الحقیقة ذابح کا اہل ذبح ہونا بھی
ایک شرط ہے اور بالتحقیق ثبت ہین ناذر لغیر اللہ اہل ذبح سے نرا بوجہ مرتد اور کافر ہوجانیکے
تو اب اوسنے جو ذبیحہ کیا بے شک لغو ہوا جیسے مرتد اور مجوسی اور وثنی کا فقط اس
تحقیق سے دو امر ثابت ہوئے اول یہ کہ ذبیحہ غیر ذاکر اللہ کا جائز نہین ہے۔ دوم یہ
کہ ذابح اہل ذبح سے ہو الحمد للہ کہ جواب اشتہار تصریح فقہاء سے ہوچکا ولله الحمد

**قول علماء رامپور** نیت تقرب الی اللہ پر حلت ذبیحہ بچند وجہ موقوف نہین ۔

**جواب** افسوس کہ آپ لوگ حنفی ہین اور تصریحات فقہاء حنفیہ کے خلاف مسلک
اختیار کرتے ہین کیا آپ صاحب غیر مقلد ہین یا مجتہد آپ اس بارہ مین تصریحات
فقہاء کا ملاحظہ فرمائیے۔ فتاوی عالمگیری مین ہے منها ان یقصد بذکر اسم الله
تعظیمه علی الخصوص **ترجمہ** شروط تسمیہ سے ایک یہ بھی ہے کہ اللہ کے ذکر سے
خاص کر اوسکی تعظیم مقصود ہو۔ اور بھی عالمگیری مین ہے وفی المشکل ذبح
عند مرای الضیف تعظیما له لا یحل اکلها وکذا عند قدوم الامیر او غیرہ
تعظیما **ترجمہ** کتاب مشکل مین ہے مہمان کو دیکھکر اوسکی تعظیم کے لیے ذبح کیا اوسکا
کھانا حلال نہین ہے اور ایسے ہی وقت آنے امیر یا اوسکے سوا اوسکی تعظیم کے لئے
ذبح کیا حلال نہین۔ درمختار مین ہے ذبح لقدوم الامیر ونحوہ کواحد من العظماء
یحرم لانه اهل به لغیر الله ولو وصلیة ذکر اسم الله تعالی **ترجمہ** امیر کسی

بچے حاضری کے آنیکی جہت سے ذبح کیا تو یہ ذبیحہ حرام ہوگا کیونکہ اوس نے پکارا
اوپر اوسکے نام غیر اللہ کا اور وسیلہ پکڑا اگرچہ نام اللہ کا عند الذبح لیا ہو۔ فقط
ایسی ہی بحر الرائق عنایہ قاضی خان طحطاوی اشباہ حمادیہ وغیرہ کتب فقہ میں
موجود ہے عبارات اونکی اطالت کی جہت سے نہیں نقل کی گئیں تو تصریح فقہا سے یہ
سے معلوم ہوا کہ نیت تقرب الی اللہ کی ضرور ہے اگر وہ جہت کے تقرب یا تعظیم کی
نیت کی تو ذبیحہ حرام ہوکر ما اہل بہ لغیر اللہ میں داخل ہوگا اب آپکے جواب پر
نظر کیجاتی ہے ✤ **قول علماء رامپور** اول یہ کہ دونوں جگہہ آیتوں
مین لفظ ذکر موصول بعلی ارشاد فرمایا الخ ✤ **جواب** یہ وجہ مثبت آپکے
مدعا کو نہیں ہے اسوجہ کا مطلب تو اسقدر ہے کہ ان آیتوں میں ذکر سے مراد
ذکر لسانی ہے نیت تقرب الی اللہ یا غیر اللہ سے اسوجہ کو کچھ علاقہ نہیں ہے ایسے ہی
دوسری وجہ کو بھی ہم بھی تو یہی کہتے ہیں کہ لفظ ذکر کا خاص ہے وہ جو اسکے معنی معلوم کے ہے
ان دو وجہ سے کوئی آپکا مدعا ثابت نہیں ہوتا اور نہ انکو دعوے سے کچھ علاقہ
پھر یہ جملہ وجوہ خلاف تصریحات فقہا کے ہیں جیسا گذرا ✤ **قول علماء**
**رامپور** اور اوسپر زیادتی اخبار احاد سے جائز نہیں خصوصاً جبکہ وہ معمول اکثر
مسلمین ہو ✤ **جواب** یہ آیت باتفاق علماء حنفیہ مخصوص البعض ہے
ذبیحہ مجوسی مرتد مشرک وثنی کا خاص کیا گیا ہے ایسے ہی متروک الذکر بھی خاص کیا گیا ✤
جبکہ یہ آیت مخصوص ٹھیری تو تخصیص اسکی خبر احاد سے جائز ہے چہ جائیکہ تفسیر
اسکی آیت ما ذبح علی النصب و ما اہل بہ لغیر اللہ سے کی گئی ہے ✤
**قول علماء رامپور** تیسرے یہ کہ اگر نیت تقرب الی اللہ شرط ذبیحہ ہو تو
تو لازم آتا ہے کہ ذبیحہ قصابوں کا جو نیت تجارت ذبح کرتے ہیں الخ ✤
**جواب** قصابون کی نیت میں تعظیم لغیر اللہ کی نہیں ہوتی اور نہ وہ جانور کو

تعظیم غیر اللہ کے لئے حلال کرتے ہین ایسے ہی حرام ہید ذبح کے گوشت کو
بیچنا یہ تو بعد ذبح کے انتفاع گوشت سے اوٹھاتے ہین وقت ذبح ذکر اللہ خالصاً تعظیماً
للہ کہتے ہین ہان اگر وہ بھی وہ معبودون کی تعظیم کے لئے کرین تو ذبیحہ اونکا بھی
حرام ہوگا جیسا کہ درمختار وغیرہ کی عبارت سے ظاہر ہے **قول علماء رامپور**
پوچھتے ہین کہ فتاوی سراجیہ مین لکہا ہے الخ **جواب** فتاوی سراجیہ کا مطلب
یہ ہے کہ اہل کتاب کا ذبیحہ حلال ہے کیونکہ اہل کتاب مسیح کو خدا جانتے ہین گویا کہ اونکے
عقیدہ مین وہی خدا ہے اگر کسی نصرانی نے اللہ کا نام لیا اور مراد اوس سے
اوس نے مسیح کو لیا تو اوسکا ذبیحہ حلال ہوگا کیونکہ اوس نے اپنے عقیدہ مین غیر خدا کی
تعظیم نہین کی اور نہ غیر خدا کو مراد لیا اور اوسکی مراد سے ہمکو کچھ مطلب نہین ہے ہان
جب ذبیحہ پر نام مسیح کا لیگا تو حلال ہوگا اور بعض کے نزدیک اسطرح بھی حلال ہو جاویگا
بخلاف مسلمان کے کہ وہ اللہ کا جز کسیکو نہین جانتے ذبیحہ اہل کتاب اور اہل اسلام مین
فرق ہے فافہم **قول علماء رامپور** تفسیر کبیر مین ہے انما کلفنا بالظاہر
الخ **جواب** اس عبارت تفسیر کبیر سے آپکے مدعا کو کیا علاقہ یہ تو عطا و مکحول
وغیرہ کے قول کا صاحب تفسیر کبیر نے جواب دیا ہے اونکے استدلال کی وجہ ثالث یہ تھی
ان النصرانی اذا سمی اللہ تعالی فانما یرید بہ المسیح الخ عطا کا مطلب اس وجہ سے
یہ ہے کہ جب نصرانی اللہ کا نام لیتا ہے تو اس سے بھی مسیح اونکی مراد ہوتی ہے اوسکا
جواب صاحب تفسیر کبیر نے یہ دیا کہ جب نصرانی نے ظاہرا نام اللہ کا وقت ذبح کے لیا تو
ہمکو اوسکے باطن کا حال کیسے معلوم ہوسکیگا کہ مراد اس سے اسکی کیا ہے ہم تو ظاہر کی تکلیف
دیئے گئے ہین اے جناب یہان گفتگو تو اوس ذبیحہ مین ہے کہ ایک نام کے مسلمان نے
ایک جانور غیر اللہ کی نذر کیا اور تقرب غیر پر اسکو حلال کیا اسکے بارے مین تفسیر کبیر مین
واضح طور سے مسئلہ موجود ہے جناب تفسیر کبیر جلد ثانی مین ہے قال العلماء لو ان

مسلما ذبح ذبیحۃ وقصد بذبحہا الی غیر اللہ صار مرتدا و ذبیحتہ ذبیحۃ
مرتد وھذا الحکم فی غیر ذبائح اھل الکتاب ترجمہ علماء نے کہا کہ اگر کسی
مسلمان نے کوئی جانور حلال کیا اور قصد ذبح سے غیر اللہ کا کیا تو وہ مسلمان مرتد ہو جائیگا
اور ذبیحہ اوسکا ذبیحہ مرتد کا ٹھیریگا یہ حکم غیر ذبائح اہل کتاب میں ہے - یہ ہے جواب تفسیر
جس سے آپنے استدلال کیا تھا اوسمیں مسئلہ متنازعہ فیہا کا فیصلہ موجود ہے عبارت
تفسیر کبیر سے دو امر معلوم ہوتے اول یہ کہ جو جانور بقصد غیر اللہ ذبح کیا جاوے
حرام ہے دوم حلال کنندہ مرتد ہے افسوس کہ جس عبارت کو آپنے نقل کیا ہے
اوسکے چار ورق قبل یہ عبارت موجود ہے اور آپکو نہ سوجھی حفظت شیئا
وغابت عنک اشیاء - ❊ **قول علماء رامپور** ہدایہ میں ہے ولو قال
ان یذکر موصولا لا علی وجہ العطف الخ ❊ **جواب** صورت ثانیہ تو آپکے
کچھہ مفید نہیں رہی صورت ثالثہ سے بھی بحث فیہ کو کوئی علاقہ نہیں کیونکہ یہاں
گفتگو اوس جانور میں ہے جو نذر غیر اللہ مانا ہو اور تقرب بغیر اللہ مطلوب ہو صورت
ثالثہ کا یہ مطلب ہے کہ اگر کسی نے ذبح کے وقت دوسرے کا نام قبل یا بعد
لیا تو کچھہ مضائقہ نہیں اسکا مطلب یہ نہیں کہ قبل دوسرے کے نام سے مشہور ہو اور تقرب
غیر اللہ بھی مطلوب ہو - غرض ہدایہ کی عبارت سے استدلال کرنا سواے جہالت کے
اور کیا کہا جاوے اسی ہدایہ کے مطلب پر توجہ نہ کرنے سے ملا جیون صاحب سے غلطی
ہوئی کما حققہ مولانا المحدث شاہ عبد العزیز الدہلوی - حاصل کلام کا یہ ہے کہ
ہدایہ کی عبارت نقل کرنا محض بے فائدہ ہے - **قول علماء رامپور**
اور وہ بکرہ ما اھل بہ لغیر اللہ میں داخل نہیں اسواسطے کہ معنی اہلال کے رفع
الصوت کے ہیں الخ ❊ **جواب** وہ بکرہ بیشک و شبہ ما اہل بہ لغیر اللہ کی تحت میں
داخل ہے کیونکہ جب ناذر نے غیر کی نیاز اوس بکرہ کو ٹھیرا اور اوسپر غیر کا نام لیا اور کہا

کہ یہ بکرہ فلان بزرگ کی نذر ہے اور اس سے تقرب فلان غوث ولی کا مطلوب ہے
تو اوسیوقت ما اہل بہ لغیر اللہ کے تحت مین حسب معنی آپ کے داخل ہوگیا اسیوجہ سے
درمختار فتاوی عالمگیری بحر الرائق فتاوی قاضی خان وغیرہ مین اوس جانور کو جو
تقرب اسپر کے لیے ذبح کیا جاتا ہے اگرچہ باسم اللہ کہ لیا ہو ما اہل اللہ بہ لغیر اللہ مین داخل کیا
ہے افسوس کہ آپ حنفی بنتے ہین اور کتب فقہ کیطرف توجہ نہین کرتے اور اہلال کے
معنی جو آپنے نقل کیے وہ مسلم ہین اوس سے بھی ہمارا مقصود ثابت ہے کہ جب کسی
مسلمان نے پیر فقیر ولی غوث کے نام پر بکرہ پالا اور کہا کہ یہ بکرہ فلان بزرگ کی نذر ہے
تو ما اہل بہ لغیر اللہ مین داخل ہوگیا اور فاعل اوسکا مرتد ہوا اب وقت ذبح اسم اللہ
لے یا نہ لے کچھ مفید نہین ہے **قول علماء رامپور** اور رفع الصوت عند الذبح
معتبر ہے الخ ٭ **جواب** یہ قید آپکی ایجادی ہے مخالف کتب فقہ و تصریح فقہاء
کے ہے کما مر ٭ **قول علماء رامپور** تفسیر احمدی مین اسی قول کی ذیل مین
ہے الخ ٭ **جواب** مولف تفسیر احمدی سے غلطی ہوئی ہدایہ کے مطلب کا خیال نکیا
چنانچہ شاہ عبد العزیز صاحب نے اوسکی غلطی کی مفصل بحث کی ہے پھر منہیہ مین
خود ہی اسکا رد بھی صاحب تفسیر احمدی نے کردیا ہے اور مولوی محمد اسمعیل صاحب کی جو
عبارت آپنے جس کتاب سے نقل کی ہے یہ کوئی کتاب اونکی مشہور نہین پہلے یہ آپ ثابت کرین کہ
یہ مولوی محمد اسمعیل صاحب کی کتاب ہے پھر اس عبارت کا مطلب تو یہ ہے
کہ اگر کسی نے طعام کی نذر مانی طعام یا نفس گوشت مول لیکر پکانے مین کلام نہین
ہے اور نہ اوس جانور مین جو کسی مسلمان نے اوسکو اپنا ملک کر کے تقرب الی اللہ کی
نیت سے ذبح کیا یہان تو نیت بدل گئی آپ اس مسئلہ مین قول امام صاحب کا
کیون نہین نقل کرتے اور عبارت فقہیہ کی طرف کیون نہین متوجہ ہوتے عبارت
تفسیر کبیر نیشاپوری وغیرہا کو کیون نہین دیکھتے اپنے غیر کے پیچھے کیون پڑتے ہین

ابھی حضرت نافر لغیر اللہ تو بوجہ نذر حقیر ہو گیا اب وہ اہل بہ لغیر اللہ کا نہیں
رہا تو جیسا اوسکا ذبیحہ حلال ہے کما قال الامام فی التفسیر الکبیر۔ هذا اخر ما اردنا
واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین فقط

الراقم العاجز
محمد سعید مہتمم و مدرس مدرسہ اسلامیہ بنارس و اڈیٹر نصرۃ السنہ و مالک مطبع
سعید المطابع از بنارس محلہ دارانگر ۲۰ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۰ ہجری -

# جواب اشتہار حکیم حسن محمد خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی خاتم المرسلین وعلی آلہ واصحابہ
اجمعین اما بعد احقر عباد اللہ الاحد محمد سعید بخدمت برادران اہل اسلام گذارش
کرتا ہے کہ اس زمانہ پرفتن میں کہ دین رخصت ہوا جاتا ہے جہال نے عجیب طرح کا فتنہ
برپا کر رکھا ہے اپنی روٹیوں کے لئے خلق اللہ کو گمراہ کر رکھا ہے اصل حال یہ ہے کہ
اندنوں حکیم حسن محمد خان صاحب کا ایک اشتہار شائع ہوا ہے جسکے دیکھنے سے عجب شان
باری نظر آتی ہے کہ حکیم صاحب کو دعوی تو حنفی ہونے کا ہے مگر حنفیت سے کوسوں بھاگے ہیں
درمختار فتاوے قاضی خان طحطاوی فتاوے حمادیہ عالمگیری وغیرہ میں تصریح
حرمت ما اہل بہ لغیر اللہ کی موجود ہے مگر ہمارے بھائی حنفی کتب فقہ کی طرف
مراجعت نہیں کرتے اب ذرا بعض اقوال حکیم صاحب کا جواب سنئے ۔
قولہ حکیم صاحب جس جانور کو حلال کیا ہو ساتھ نام اللہ کے یعنی بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کے
[illegible]

جیسے قدوم امیر یا نذر شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اوس بکرے مین نہین لگیگی
ہے تو وہ حلال ہے گوشت اوسکا پاک ورنہ حرام ناپاک جیسا کہ درمختار عالمگیری قاضیخان
وغیرہ مین صاف موجود ہے عبارات ان کتب کی اصل رسالہ مولانا محمد سعید صاحب نے
جواب مین اشتہار علماء رامپور کے نقل کی ہین - اب یا تو آپ حنفی بنکر اون عبارات کو
تسلیم فرمائیے ورنہ غیر مقلدی کا اشتہار دیجیے * **قول حکیم صاحب** اور شان
نزول یعنی سبب نازل ہونے آیت شریفہ کا کیا ہے کہ کفار ذبح کرتے وقت نام لیتے
اپنے بتون کا الخ * **جواب** شان نزول اگرچہ خاص ہے مگر حکم عام ہے حکیم صاحب یہ مسئلہ
اصول کا مسلمہ ہے العبرۃ لعموم اللفظ لا لخصوص المورد کما فی التوضیح والمسلم
جناب حکیم صاحب آپ تو نبض وقارورہ ملاحظہ فرمائیے آپکو فرصت کہان کہ مسائل فقہ
اصول مین بحث فرمائیے وما اہل بہ لغیر اللہ کا جو مصداق ہوگا سب حرام نجس ٹھیریگا
**قول حکیم صاحب** اب کوئی احمق کہے کہ حضرت پیر کی یا کوئی اور ولی اللہ یا نبی اللہ
کی نیاز کا بکرہ حرام ہے تو کیا ذبح کے وقت باسم عبد القادر یا باسم محمد رسول اللہ
کہتے ہین الخ **جواب** اجی حکیم صاحب جبکہ کسی نے غیر اللہ کی نذر کا بکرہ معین کیا
اور ذبح کے وقت تک اوسکی عقیدہ نذر پہ قائم رہا تو وہ بکرہ حرام ہوگیا فاعل اوسکا مرتد ہوگیا
اب ذکر اللہ کیا فائدہ دیگا جیسے مرتد یا مجوسی یا محرم بکرا باسم اللہ حلال کیا تو ذکر اللہ
کیا نفع دیگا ایسے ہی اس مقام پر سمجھ لیجیے * **قول حکیم صاحب** قصابون کے
بکرے اور گایان اور قربانی کے بکرے اور گائین سب حرام ہوجاتی ہین الخ *
**جواب** افسوس ہے حکیم صاحب آپکی سمجھ پر قصابون کی نیت وقت ذبح تقرب
غیر اللہ کی نہین ہوتی اور وہ تو خالصاً للہ کے لیے ذبح کرتے ہین گو اونکی نیت یہی
ہے کہ اسکے گوشت کو فروخت کر ڈالین گے ایسے ہی قربانی کرنیوالونکی نیت خالص اللہ
کے لیے اور نیت تقرب اللہ کی ہوتی ہے خدا جانے یہ بات آپنے کیسے لکھی اور چھاپے

عقیقہ کے بارے میں لکہا ہے عقیقہ میں یہ کہا جاتا ہے کہ فلانے کی طرف سے
ہے نہ یہ کہ فلان کی نذر نیاز ہے یا تقرب لڑکے کا مقصود ہو ذبح فقط اللہ کے تقرب
کے لئے حکم رسول اللہ صلعم کا کہا جاتا ہے بحث تو تقرب اور غیر تقرب میں ہے
یکسیکی جانب سے حلال کر سکی مگر فہم بنصیب اعداء ہے معلوم نہیں آپ مطلب
کس فہم پر کرتے ہیں۔ **قول حکیم صاحب** چارسو تفسیروں میں اسی مطابق
معنی ہوں سواے چار تفسیروں کے **جواب** اے جناب جب آپ خیالی
گلگلے بناتے ہیں تو گر کا کیوں بہاڑ لیتے ہیں جب غلط حوالہ دینا ہے تو چارسو تفسیرکا
کیوں نام لیتے ہیں چار ہزار کیوں نہیں کہتے ہیں اجی حکیم صاحب یہ مبالغے رہنے دیجئے
آپ سے اگر کوئی پوچھے کہ پچاس تفسیروں کی عبارت نقل کر دیجئے جس میں تفسیر کی
ہی ہی جسمیں نذر و نیاز کا بکرا حلال لکہا ہو ورنہ ایسے دعووں سے باز آئیے
جناب من سواے تفسیر احمدی کے جسکے مولف سے غلطی ہوئی کسی میں نہیں ہے کہ بکرہ
نذر و نیاز کا حلال ہے بلکہ جو جانور بتقرب غیر اللہ کے لئے حلال کیا جاوے اوسکی حرمت کی
تصریح تفسیر کبیر نیشاپوری قرطبی ابن کثیر عزیزی وغیرہ میں موجود ہے اور کوئی بات
آپکی اس قابل نہیں جسکا جواب دیا جاوے مفصل جواب رسالے وجواب اشتہار
علماء رامپور میں ملاحظہ فرمائیے ۔

**المشتہر**

نور محمد حنفی نقشبندی مجددی محمدی اویسی از دہمن خورد ضلع سورت